

آباد ہے۔

خواہ مخواہ سب کو اس کے سسرال والے مت بنا دیا کر..... جب تک وہ بیاہی نہ جائے اس کا کوئی سسرال نہیں ہے۔

ابا: اچھا جی گھر چلیں آپ..... وہ لوگ گھر والوں سے ملنا چاہتے ہیں۔

عاصم: بس جا رہا ہوں، جا رہا ہوں.....

ابا: (سلطان دوائی دیتا ہے۔)

کتنے پیسے سلطان؟

ابا: سلطان: تو بہ کرو بزرگو..... آپ عاصم کے ابا جی ہیں..... ویسے اگر آپ اس کے باپ نہ بھی ہوتے تو بھی میں پیسے نہ لیتا۔

عاصم: آپ فکر نہ کریں ابا جی..... میں دے دوں گا۔ (ابا جاتا ہے، سلطان ہلکا سا ہنستا ہے) پاسپورٹ بن گیا میرا۔

سلطان: صبر بادشاہو صبر..... (ہنستا ہے)

عاصم: یہ تمہیں ہنسی کس بات پر آرہی ہے۔

سلطان: یار کسہ نہ کرنا تمہارا باپ آدمی ٹھکر کی ہے۔

عاصم: کیا؟

سلطان: ایکٹرسوں کو خط لکھواتا ہے مجھ سے؟

عاصم: کیا بکو اس کر رہے ہو؟

سلطان: ابھی مجھ سے پلے بیک سنگر ستارہ کے لیے خط لکھوا کر گیا ہے۔ ملنا چاہتا ہے بڈھا

اس سے سبحان اللہ۔

(عاصم کے چہرے پر دکھ اور پریشانی آتی ہے۔ وہ سلطان کا چہرہ کھا جانے والی نظروں سے

دیکھتا ہے۔)

سلطان: یار معاف کرنا..... کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی..... عاصم.....؟ عاصم یار.....؟

باپ کھیتوں میں جا رہا ہے۔ پھر ایک سڑک پر پہنچ کر لیٹر بکس میں احتیاط کے ساتھ لیٹر پوسٹ کرتا ہے۔ اس وقت اس کے عقب میں ستارہ کی آواز میں یہ انترہ جاری رہتا ہے لیکن بہت مدھم۔

جب بھی لکھنا چاند سے لکھنا سورج سے اشلوک سورج جس کی روشنیوں میں کوئی روک نہ ٹوک

کٹ

(افتخار فون پر)

افتخار: وکیل صاحب میں خود آپ کے پاس آتا، لیکن میں آؤٹ ڈور کے لیے سوات چلا گیا تھا۔ (وقفہ) ادھ نہیں جی کوئی مزے وزے نہیں کیے میں نے..... مجھے خود جلدی ہے۔ میرا اپنا Interest ہے..... جی..... میں سٹوڈیو جانے سے پہلے آپ کو مختار نامہ دے کر جاؤں گا..... نہیں جی پرد مس..... بس آپ تھوڑا سا Margin بنالیا کریں۔ ہم ایکڑ لوگ اپنی سوشل Duties میں اتنے مستعد نہیں ہوتے جی وعلیکم سلام۔

فون رکھتا ہے چند لمحے بہت غور سے سوچتا ہے پھر چلتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کیمرا اسے فالو کرتا ہے۔ وہ میٹر ہیاں چڑھتا ہے گہری سوچ اس پر حاوی ہے۔ کیمرا ساتھ ساتھ جاتا ہے۔

کٹ

(ستارہ کا بیڈ روم، ستارہ ایک گولی پانی کے ساتھ پیتی ہے۔ افتخار آتا ہے اور جس طرح وہ گیت سنتے وقت دروازے میں کھڑا تھا آکر اسی طرح دروازے میں رک جاتا ہے۔ اس سین میں افتخار اپنی چونچال طبیعت کا مالک نظر نہیں آتا، بلکہ ایک طرح سے حیران اور مجرب ہے۔ اسے سمجھ نہیں آرہی کہ وہ مسئلے کو کس طرح سلجھائے۔)

افتخار: تارا.....

تارا: جی.....؟

افتخار: تمہارے لاکر میں کتنے ہزار کازپور ہوگا؟

تارا: کیوں.....؟ کیوں پوچھتے ہو؟

افتخار: پھر بھی تمہارا کیا اندازہ ہے۔ لاکر میں جو زیور ہے اس کی لاگت کیا ہوگی آج کل۔

تارا: شاید پونے دو لاکھ..... شاید زیادہ۔

افتخار: کچھ Securities.....؟ کچھ Bonds بھی ہوں گے وہاں۔

تارا: تھے..... ہوں گے شاید.....

افتخار: تمہارے لاکر کی چابی؟

تارا: سکندر کے چھلے میں تھی..... اس کی کار کے چھلے میں۔

(ستارہ ہر قدم پر افتخار کے پاس چلی آتی ہے۔)

افتخار: تمہارا اکاؤنٹ؟

ستارہ: جوائنٹ تھا۔

افتخار: اور چیک بک؟

ستارہ: گھر پر تھی..... تم جانتے ہو میں گھر سے کن Conditions میں آئی تھی۔ میرے

ساتھ کچھ نہیں تھا۔

افتخار: ستارہ! ایک بار میری بات غور سے سننا اور اس پر عمل کرنا۔

ستارہ: مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ بات کیا ہے؟

افتخار: مجھے تمہارا مختار نامہ چاہیے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کو وکیل سے ملنا پڑے، کورٹ میں جانا پڑے..... دھکے کھانے پڑیں۔

ستارہ: کیوں کورٹ میں جانا پڑے؟ یہ..... یہ سب انکوائری، یہ کیا ہے؟

افتخار: وہ اتنی آسانی سے تمہاری دولت اور اپنی آزادی حاصل نہیں کر سکتا..... وہ اتنی آسانی سے تمہارا سب کچھ نہیں ہتھیا سکتا۔

ستارہ: خدا کے لیے مجھے کچھ بتاؤ افتخار۔ میرے سر میں درد ہونے لگا ہے پھر سے۔

افتخار: میں نے تمہاری طرف سے سکندر پر مقدمہ کر دیا ہے۔ جہانگیر زیدی بڑا قابل وکیل ہے۔

ستارہ: مقدمہ.....؟

افتخار: وہ تمہاری کوٹھی، لا کر کا زیور، جوائنٹ اکاؤنٹ کا پیسہ سب کچھ رتی رتی تمہیں واپس کرے گا۔ ایک ایک پیسہ.....

(ستارہ یہ سن کر افتخار کے منہ پر زبردست چاٹنا مارتی ہے۔)

ستارہ: جو کچھ میں نے اسے Gift کر دیا تھا وہ..... وہ..... تم واپس لینا چاہتے ہو..... اس لیے کہ اس کی محبت باقی نہیں رہی تو تم اس پر..... یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہو کہ مجھے بھی پروا نہیں رہی.....

(ستارہ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر محبت سے انہیں اپنے ہونٹوں سے لگاتا ہے۔)

افتخار: کاش تم یہ اتنی ساری اجلی محبت کسی کام کے آدمی پر برباد کرتیں۔

(ستارہ اس کی گال پر اپنا ہاتھ رکھتی ہے۔)

ستارہ: آئی ایم سوری..... پتا نہیں کیا وجہ ہے، میرے ساتھ کچھ دیر کے بعد سب کے

Relations خراب ہو جاتے ہیں۔

افتخار: مجھے مختار نامہ چاہیے ستارہ۔ اسی وقت میں سٹوڈیو جانے سے پہلے وکیل صاحب کو

مختار نامہ دینا چاہتا ہوں۔

ستارہ: افتخار میں جا رہی ہوں۔

افتخار: کہاں؟

ستارہ: سکندر کے پاس..... میرے پاس تمہاری ہمدردی اور مہربانیوں کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ میں نے..... لیکن اب میں اکیلی نہیں رہ سکتی۔

افتخار: میں تمہیں اس کے پاس کبھی نہیں جانے دوں گا..... میں اس کا Calibre جانتا ہوں۔ میں جانتا ہوں یہ ناگ کس بین پر آئے گا۔ اسے کیا چاہیے، یہ صرف میں جانتا ہوں۔

ستارہ: تم نے زندگی بھر مجھے ایک ہی نصیحت کی ہے کہ میں اپنا لائف سٹائل تبدیل کر لوں۔ آج کے بعد میں اپنی مرضی سے زندہ رہوں گی۔ اپنے فیصلے خود کروں گی۔

افتخار: اچھا ستارہ خدا حافظ۔

ستارہ: خدا حافظ۔

افتخار: لیکن اگر تمہیں کہیں پناہ نہ ملے۔ تو اپنے فیصلے سے اپنی مرضی سے واپس چلی آنا۔ یہ گھر تمہارا ہے۔ آج بھی کل بھی ہمیشہ۔

(ستارہ افتخار کا ہاتھ چومتی ہے، مہربانی فرما کر اس Move کو غیر ضروری نہ سمجھئے۔)

ستارہ: اگر میں آئی تو اپنے فیصلے سے آؤں گی۔ خدا حافظ۔

افتخار: اور اگر تم واپس نہ آ سکیں تو ایک بات یاد رکھنا۔

ستارہ: ہاں۔

افتخار: تم میرے دل میں خیال بن کر ملال بن کر ہمیشہ رہو گی۔

ستارہ: (آہستہ) خدا نہ کرے..... خدا حافظ۔

(ستارہ آہستہ سے سیڑھیاں اترتی ہے۔)

فیڈ آؤٹ

سین 12 ان ڈور شام

(اس وقت سکندر سٹوڈیو میں موجود ہے۔ میوزک ماسٹر طلحی ستارہ والا سارنگی والا اور تین

ایکسٹر صورت لڑکیاں بیٹھی ہیں۔ یہ سکندر کے گانے کی آخری ریہرسل ہے۔)

ماسٹر: دیکھو بی بیو کم سری ہو کے نہ گانا بھر کے سر لگانا۔

سکندر: جلدی کریں ماسٹر جی وقت ہو گیا ہے۔ ریکارڈنگ کا یہ آخری ریہرسل ہے پلیز۔

(اس وقت عاشی آتی ہے اور اس گروہ سے کچھ فاصلے پر بیٹھ کر گانا سنتی ہے۔ تینوں لڑکیاں،

سکندر اور سازندے سب فرش پر بیٹھے ہیں۔ سکندر ہار مونیئم بجا رہا ہے۔ عاشری اور سکندر

گانے کے دوران ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ لڑکیاں بے چاری غریب سی نظر آتی ہیں۔

میوزک ماسٹر ساتھ ساتھ داد دیتا ہے۔

کلام عالی جی

سکندر اور آواز کورس لڑکیاں۔)

سکندر: کب تم بھٹکے، کیوں تم بھٹکے، کس کس کو سمجھاؤ گے؟

کورس: کس کس کو سمجھاؤ گے؟

سکندر: اتنی دور تو آہنچے ہو اور کہاں تک جاؤ گے۔

کورس: اور کہاں تک جاؤ گے۔

(اس وقت ستارہ ایک ٹیکسی میں سفر کر رہی ہے۔ اس کے کلوزاپ پر سکندر کی آواز آتی ہے۔

سکندر (انتروہ)

بچپن کے سب سنگی ساتھی آخر کیوں کر چھوٹ گئے۔

کورس: آخر کیوں کر چھوٹ گئے۔

سکندر: کوئی یار نیا پوچھے تو اس کو کیا بتلاؤ گے؟

کورس: اس کو کیا بتلاؤ گے؟

کٹ

سین 13 ان ڈور دن

(سنوڈیو میں آتے ہیں۔ اب عاشی بڑے انداز سے انگشت شہادت اور انگوٹھے کو ملا کر

دائیں ہاتھ سے سکندر کو داد دیتی ہے کہ خوب جارہا ہے یعنی (IT) کا اشارہ کرتی ہے۔

سکندر: اب اس جوش خود آگاہی میں آگے کی کیا سوچی ہے  
شعر کہو گے عشق کرو گے کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گے

کورس:

کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گے  
کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گے

کٹ

سین 14 آؤٹ ڈور دن

ستارہ سکندر کے گھر میں ڈبل بیڈ پر بیٹھی ہے۔ کمرے میں ادھر ادھر عاشی کی تصویریں لگی ہیں۔ ڈبل بیڈ پر ایک ساڑھی پڑی ہے۔ ستارہ ڈبل بیڈ پر بیٹھی ہے۔ کمرہ اس کے Point of view سے تصویروں کو اور ساڑھی کو C.U. میں دکھاتا ہے۔ اس پر کورس کی پچھلی لائنیں سوپر امپوز ہوتی ہیں۔

کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گے  
کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گے

جس وقت یہ کورس کی آواز بالکل ہلکی ہو کر فیڈ آؤٹ ہوتی ہے۔ سکندر دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔ ستارہ کو پا کر ٹھٹھک جاتا ہے۔

سکندر: آپ؟

ستارہ: سکندر۔

سکندر:

میں تو ذلیل آدمی ہوں، لیکن آپ کی ذلت اگلے پچھلے سارے ریکارڈ توڑ گئی ہے۔  
عورت جب گھٹیا ہوتی ہے تو مرد سے سو قدم آگے ہوتی ہے۔  
جو چاہے کہو جیسے کہو لیکن..... میری بات سن کر۔

ستارہ:

سکندر: جو کچھ آپ کے میرے درمیان ہو چکا ہے اس کے بعد اب کچھ کہنے سننے کی گنجائش نہیں ہے۔

ستارہ: کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے میری طرف سے زیادتی ہو گئی ہے میری طرف سے۔ میں جانتی ہوں مانتی ہوں.....

سکندر: آپ محترمہ جو بھی چال چلیں گی مجھے اس کے لیے ضرور تیار پائیں گی کیونکہ میں وکیل بھی ہوں۔

ستارہ: میں نے مقدمہ نہیں کیا سکندر۔

سکندر: آپ کے حمایتی نے کیا ہو گا ایک ہی بات ہے۔

ستارہ: میں معافی مانگنے آتی ہوں تم سے کچھ واپس نہیں لیا جائے گا۔ گھر بار سب کچھ تمہارا ہے۔ سب کچھ (نظریں جھکا کر) میرے سمیت.....

سکندر: محترمہ آپ اس لیے نہیں آئی ہیں کہ آپ کچھ میرے عشق میں مبتلا ہیں بلکہ صرف اس لیے کہ آپ کو پتا چل ہی گیا ہے کہ آپ کا مقدمہ کمزور ہے۔ آپ جیت نہیں سکتیں اور آپ نے سوچا ہے کہ چلو مقدمہ تو ہار جاؤں لیکن نیک بن کر ویسے بازی جیت جاؤں۔ زندگی کی میں سب جانتا ہوں۔

ستارہ: میں تم پر مقدمہ کر نہیں سکتی سکندر میری طرف دیکھو۔ کبھی میں تمہیں کسی قسم کا الزام دے سکتی ہوں۔ بتاؤ؟

سکندر: آپ تشریف لے جاسکتی ہیں؟ جہاں سے آپ آئی ہیں۔

ستارہ: میں تمہاری بیوی ہوں سکندر۔

سکندر: آپ جب چاہیں گی میں آپ کو طلاق دے دوں گا۔ میں صرف اتنی نیکی کر سکتا ہوں۔

ستارہ: طلاق، سکندر.....

سکندر: میرے پاس ان رابطوں کے لیے وقت نہیں ہے، جنہیں وقت کی دیمک چاٹ گئی۔

ستارہ: (شدت جذبات سے) پتا نہیں سکندر کیا بات ہے۔ میں جانتی ہوں محبت میں صرف وہ لمحے سچے ہوتے ہیں جب دور و حیں ایک دوسرے میں مماثلت تلاش



کر کے ایک دوسرے کو اس طرح تلاش کرنے لگتی ہیں۔ جیسے کو لمبس نئی دنیا کو ڈھونڈنے نکلا تھا۔ اس کے بعد محبت عادت بن جاتی ہے۔ Possessive ہو جاتی ہے۔ میں جانتی ہوں، پھر بھی۔

سکندر: (دروازہ کھول کر) میں آپ کو زبردستی نکالنا نہیں چاہتا، لیکن یہ سمجھ لیں میرے پاس آپ کی لمبی باتوں کے لیے کوئی وقت نہیں۔

ستارہ: کوئی طریقہ؟ سکندر کوئی راستہ تمہاری طرف جاتا ہے کے نہیں۔ ہم نے تو ایک دوسرے کو جانے بغیر کھو دیا۔

سکندر: میرے پاس آپ کی ان باتوں کے لیے کوئی ردی کی ٹوکری نہیں رہی۔

ستارہ: (ہاتھ جوڑ کر) سکندر، کچھ باقی رہنے دو تھوڑا سا۔ یادداشت کے لیے..... بڑھا پے میں آنسو بہانے کے لیے..... تنکے بھگونے کے لیے.....

سکندر: آپ سے اب جو بھی باتیں ہوں گی کورٹ میں ہوں گی۔

ستارہ: کیسا کورٹ روم سکندر۔

سکندر: بس ستارہ کافی ہو چکی۔ عاشی آتی ہو گی اسے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا۔ خدا حافظ۔

ستارہ: (جیسے کچھ اندر ہی اندر سمجھوتہ کر رہی ہو) ہاں عاشی آتی ہو گی۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا..... یہ تو میں نے سوچا ہی نہ تھا..... (سکندر کے پاس سے گزرتی ہے یکدم سکندر سے لپٹ جاتی ہے۔) خدا کے لیے مجھے نہ بھیجو سکندر خدا کے لیے۔ رسول کے لیے۔

(سکندر اسے اپنے سے علیحدہ کرتا ہے۔)

سکندر: آپ میرے لیے بہت مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔

ستارہ: ہاں، یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ میں تمہارے لیے کیوں مشکلات پیدا کروں گی۔ بھلا..... خدا حافظ..... خدا حافظ..... میں بھلا کیوں مشکلات پیدا کروں گی اور وہ بھی تمہارے لیے۔

(ستارہ جاتی ہے سکندر واپس آتا ہے۔ سگریٹ نکالتا ہے اس میں چرس بھرتا ہے سگاتا ہے)

اور لمبا کش لگاتا ہے اس پر سوپر امپوز کیجئے۔ کیا کیا ڈھونگ رچاؤ گئے۔)

کٹ

سین 15 ان ڈور رات

(نگینہ کا کمرہ)

(آپا اندر آتی ہے۔ اس کے بازو پر ایک خوبصورت جوڑا ہے۔ ہاتھوں میں زیورات کا ایک ڈبہ ہے۔)

آپا: نگینہ (نگینہ کا لہجہ بہت بجھا ہوا ہے)

نگینہ: (بہت آہستہ) جی آپا۔

آپا: (کھڑکی کی طرف جا کر) باغ ہی سوکھ چلا ہے۔ اتنی گرمی پڑی ہے اس سال تو۔

املتاس کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔ تیری کھڑکی کے پاس۔ نہالیا۔

نگینہ: جی۔

آپا: یہ کپڑے پہن لو۔

نگینہ: یہی ٹھیک ہیں آپا جی۔

آپا: یہ گلابی جوڑا ٹھیک رہے گا۔ اور یہ۔ یہ ڈنڈی جھمکی کتنی اچھی لگتی ہے تیرے چہرے

پر یہ پہن لینا۔

نگینہ: اچھا جی۔

آپا: میرا وعدہ ہے میں تجھے اندر نہیں بٹھاؤں گی۔ بس اس کی ماہینیں ادھر تیرے

کمرے میں آکر تجھے دیکھ لیں گی ایک نظر۔

نگینہ: ایک ہی بات ہے آپا جی۔

آپا: ایک ہی بات نہیں ہے مری جان لڑکا اندر نہیں آئے گا۔

نگینہ: وہ بھی اندر آجائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔

لے میں اسے کیوں آنے دوں گی، تیرے کمرے میں۔ ہے نا پگلی۔

اچھا جی۔

اب جلدی تیار ہو جانا میری گڑیا..... اچھا چاند..... جلدی کر۔

جی آپا۔

ناشتہ کرایا تھاناں۔

ہاں جی۔

(جاتے ہوئے) بڑے اچھے لوگ ہیں پڑھے لکھے سلیقے والے..... اسلام آباد میں رہتے

ہیں۔ یہاں نہیں سڑتی رہے گی تو مربعوں پر (جاتی ہے) کوئی لائف ہے یہ۔

(گمینہ جوڑے کو دیکھتی ہے۔ پھر اسے اپنے پلنگ پر پھینکتی ہے۔ اب زیور کا ڈبہ کھولتی ہے۔

جھکے پہنتی ہے۔ اپنا اٹیچی نکالتی ہے۔ ادھر ادھر دیکھتی ہے پھر کھڑکی سے باہر دیکھتی ہے۔

پھر رکتی ہے، دروازے کی طرف جاتی ہے، کان لگا کر دروازے کے ساتھ سنتی ہے پھر

دبے پاؤں کھڑکی تک جاتی ہے۔ اٹیچی اٹھاتی ہے اور کھڑکی سے دوسری طرف کو د جاتی

ہے۔ جب گمینہ جاتی ہے اس کے بعد کوئل کے کوئنے کا Effect فیڈ ان کیجئے۔)

کٹ

سین 16 آؤٹ ڈور دن

(گمینہ اٹیچی کیس اٹھائے باغ میں چھپ کر جا رہی ہے۔ کوئل کوک رہی ہے۔)

کٹ

سین 17 آؤٹ ڈور دن

(ستارہ ٹرین میں بیٹھی ہے۔ اس کا سر پشت سے لگا ہے۔ آنکھیں بند ہیں۔ ٹرین چھکا چھک جا

رہی ہے۔ ستارہ چہرے سے بیمار نظر آتی ہے۔ اس پر سکندر کی آواز میں سوپراپوز کیجئے۔)

کب تم بھٹکے، کیوں تم بھٹکے، کس کس کو سمجھاؤ گے  
اتنی دور تو آپہنچے ہو اور کہاں تک جاؤ گے

کٹ

سین 18 ان ڈور دن

(عاصم، آبا جی اور اباجی بہت پریشان ہو رہے ہیں۔)

آپا: گئی کہاں سے مالٹے کے باغ میں چھپ چھپا کر اور کہاں سے؟

عاصم: اب اس کو کہاں تلاش کریں اچھا ہوا چلی گئی۔

ابا: تلاش کرنے سے کوئی مل تھوڑی جاتا ہے بیٹا۔

آپا: اب آپ کی طرح ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائیں اباجی۔

ابا: اگر تلاش سے کوئی مل سکتا تو..... فیروز نہ مل جاتا..... تارا نہ مل جاتی مجھے۔

آپا: اگر آپ اس گھر میں تارا کا نام کسی نے لیا تو یا تو میں مر جاؤں یا اسے مار دوں گی.....

نام لینے والے کو وہ ہے کون کلمو ہی؟

ابا: تیرے مر میں دشمن راشدہ۔ (آہستہ) اب باقی کون رہ گیا ہے۔ عاصم.....

عاصم: دعا کریں وہ ستارہ کے پاس ہی جائے۔

آپا: چپ کر..... میں تو سوچتی ہوں گاؤں والے کیا کہیں گے..... میاں جی کو خبر ہوگی

تو..... تو وہ تو ویسے ہی غصے کے دھنی ہیں۔ بڑی بدنامی ہوگی اباجی..... میں تو کہیں

کی نہ رہی آپ لوگوں کو ساتھ لا کر۔

ابا: بدنامی کا داغ برداشت کرنے کو تو ساری عمر پڑی ہے راشدہ..... دکھ تو..... اس کو

کھو بیٹھنے کا ہے۔ اس وقت..... بیٹے..... دکھ تو ایک دوسرے سے بچھڑنے کا

ہے..... (کھڑکی کی طرف جاتا ہے۔ دونوں ہاتھ کھڑکی پر رکھ کر آواز دیتا ہے)

نگینہ..... نگینہ بیٹی..... نگینہ۔ فیروز..... فیروز..... تارا میرے بیٹے تارا۔

(کوئل کی آواز تار کے الفاظ پر Echo بن کر چھا جاتی ہے۔ تین مرتبہ باپ تار کا نام لیتا ہے۔ تین مرتبہ کوئل کی آواز لوٹ کر آتی ہے۔ پھر اس میں ٹرین کی سیٹی مکس کیجئے۔)

کٹ

سین 18 آؤٹ ڈور دن

کوئل کی کوک میں ہی ٹرین کی سیٹی مل جاتی ہے۔ ٹرین کا لانگ میں شاٹ لیجئے۔ اس پر ٹرین کی لمبی کوک سوپر امپوز کیجئے۔

کٹ

سین 19 ان ڈور دن

(آپاجی کا کمرہ..... اس وقت ستارہ آپا کے پلنگ پر بیٹھی ہے۔)

آپا: ستارہ! یہ گاؤں ہے۔ یہاں بہت مشکلات دیے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ سادہ لوگ..... اتنی معافیاں دینے کے عادی نہیں ہوتے جس قدر ہمیں تمہیں درکار ہوتی ہیں۔

ستارہ: آپ مجھے اباجی سے تو مل لینے دیں ایک بار.....

آپا: بہت ہو چکی بہت..... میں بیاہی ہوئی عورت ہوں ایسی شادی شدہ عورت جو سرکس میں ایک تار پر چلا کرتی ہے ستارہ یہاں ذرا سی بھول چوک پر معافی نہیں ملتی ساری عمر کے لیے چھٹی ہو جاتی ہے۔ ختم ختم.....

ستارہ: آپ مجھے ایک بار اباجی سے ملنے دیں پھر میں چلی جاؤں گی۔

آپا: اب میں اس قدر کچی گولیاں بھی نہیں کھیلی ستارہ..... اباجی تم سے مل کر تمہیں

کبھی نہیں جانے دیں گے۔ خود بتاؤ..... جانے دیں گے..... تم کو کیا پتا جب پہلے پہل میاں جی راضی نہیں ہوتے تھے ان سب کے آنے پر تو میں نے کیا کیا پاپہ نیلے ہیں۔

ستارہ: آپ نے ضرور مشکلیں جھیلیں ہوں گی۔

آپا: تم کو بھی آج ہی آنا تھا پناہ مانگنے۔ ادھر سے گنینہ کا پہاڑ ٹوٹا ہے، ادھر سے تم آگئیں۔ تم کو ہم سے کس قسم کا بدلہ لینا ہے ستارہ بتاؤ.....

ستارہ: گنینہ کو کیا ہوا آیا؟

آپا: گنینہ بھاگ گئی ہے۔

ستارہ: (آہستہ) کس کے ساتھ؟

آپا: اپنے سیاہ بختوں کے ساتھ، اپنی بد نصیبی کے ساتھ۔ ہم جیسوں کو کوئی بھگا کر نہیں

لے جاتا۔ ہم خود بھاگتی ہیں۔ کبھی ماں باپ کے گھر سے، کبھی سسرال سے، کبھی

کوٹھے سے، کبھی بندی خانے سے..... ہمارے ساتھ بانہہ پکڑ کر کھال ٹپانے والا

ٹرین کا ٹکٹ خریدنے والا، کسی حق والے گھر میں لے جا کر بٹھانے والا کوئی نہیں

ہوتا، ستارہ ہم جب بھی بھاگتی ہیں..... اکیلی..... اپنے سیاہ نصیب کا ہاتھ تھام

کر..... ہمیں بھگانے والا کوئی نہیں ہوتا ستارہ.....

ستارہ: اچھا آپا..... میں تو بڑی امید سے آئی تھی کہ..... کہ یہ میرا گھر ہے۔ (چلتی ہے)

میرا پنا گھر.....

آپا: (پاس آتی ہے) ستارہ.....

ستارہ: جی آپا.....

آپا: دیکھ اگر وہ میرے میاں جی تمہیں معاف بھی کر دیں۔ اگر وہ گاؤں والے اس بات کا

گلہ بھی نہ کریں کہ تو گانے والی رہ چکی ہے۔ تو بھی تو یہاں نہیں رہ سکے گی۔ بڑا

مشکل ہے۔

ستارہ: کیوں آپا..... (یکدم) مجھے اپنے فدموں میں رکھ لو آپا..... میں ساری عمر.....

ساری عمر..... آپا جی.....

آپا: میں تو رکھ لوں ستارہ پر میاں جی کی اور طبیعت ہے۔ اول تو وہ مانیں گے نہیں.....  
 ابھی تو کئی سال نگینہ کی چابک چلے گی اس گھر میں..... اور اگر وہ مان گئے تو.....  
 وہ مان جائیں گے، وہ دل کے اتنے سخت نہیں ہو سکتے۔

ستارہ: اگر وہ مان گئے تو پھر..... وہ اس قدر مان جائیں گے کہ پھر..... اس گھر میں تو رہے گی  
 آپا: اور مجھے یہاں سے جانا پڑے گا..... یا تو وہ پورے مان جاتے ہیں یا بالکل نہیں مانتے۔  
 آپا: ستارہ:.....

آپا: وہ دل کے برے نہیں ہیں۔ بس ان کی طبیعت ہی ایسی ہے۔ ان کو یا تو ترس نہیں  
 آتا یا بہت زیادہ آجاتا ہے۔ (ستارہ کا گال چھو کر) پھر تیری جیسی رنگت پر۔ تو وہ  
 زیادہ دن ناراض بھی نہیں رہ سکتے۔

ستارہ: خدا حافظ آپا..... اب میں کیسے رہ سکتی ہوں یہاں.....  
 آپا: خدا حافظ..... (اب ستارہ چلتی ہے۔ ایک دم آپا آتی ہے اسے گلے لگاتی ہے اور اس کا  
 ماتھا چوم کر کہتی ہے۔) خدا حافظ بھابی۔ پتا نہیں اور لوگ بھی ہماری طرح ہی  
 بد نصیب ہوتے ہوں گے، ہیں بھابی؟  
 (ستارہ جاتی ہے کمرہ آپا کے چہرے پر آتا ہے۔ اس کی آنکھوں سے چھپا چھپ آنسو گر  
 رہے ہیں۔)

### ڈزالو

سین 20 ان ڈور دن

(پچھلے سین سے ہم یکدم گھڑی پر آتے ہیں۔ یہ گھڑی دیوار پر لٹکی ہے۔ صرف اس کے  
 پنڈولم کی حرکت کو C.U. میں دکھائیے۔ پھر کمرہ بیک ہو جاتا ہے۔ یہ سکندر کا گھر ہے۔  
 اس وقت یہاں عاشی اور افتخار موجود ہیں۔ پنڈولم سے ہم افتخار پر آتے ہیں۔ وہ اس وقت  
 بہت پریشان بیٹھا ہے۔)

افتخار: میں سکندر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں وہ جانتے ہوں گے۔

عاشی: بد قسمتی سے ابھی ابھی وہ باہر گئے ہیں۔

افتخار: آپ؟ آپ جانتی ہیں.....؟

عاشی: میں خود ابھی آئی ہوں۔ دیکھ لیجئے۔ میں نے تو ابھی میک اپ بھی نہیں اتارا۔ مگر دھونے کی فرصت نہیں ملی مجھے۔

افتخار: کب تک آئیں گے سکندر صاحب؟

عاشی: بادشاہ آدمی ہیں۔ شاید سگریٹ لینے گئے ہوں۔ شاید ہوائی جہاز پکڑ کر کراچی جا پہنچیں۔

افتخار: میں چلتا ہوں پھر.....

عاشی: ناں جی ناں بیٹھے، کبھی کبھار تو آتے ہیں آپ۔ بیٹھے پلینز۔

افتخار: (تذبذب میں پہلے اٹھتا ہے پھر بیٹھ جاتا ہے) شاید کسی ملازم کو معلوم ہو کہ..... کہ شاید کسی ملازم کو پتا ہو کہ ستارہ یہاں آئی تھی کہ نہیں۔

عاشی: اس قدر پریشانی کی بات بھی نہیں ہے افتخار صاحب۔ وہ کوئی کاکہ چھنی نہیں ہے، عورت ہے، دنیا دار ہے، گم نہیں ہو جائے گی، چھوٹے بچے کی طرح۔

افتخار: دراصل وہ تھوڑی دیر پہلے بہت بیمار رہ چکی ہے۔ نروس بریک ڈاؤن سے..... میں ڈرتا ہوں.....

عاشی: کیسا ڈر.....؟

افتخار: بہت سے ڈر ہیں۔ ایک نکالتا ہوں تو دوسرا آ جاتا ہے، ڈرانے..... اس کے پرس میں پیسے بھی زیادہ نہیں ہیں۔

عاشی: وہ عموماً ڈائمنڈ پہنتی ہے، فکر نہ کریں آپ، اونچے Taste کی عورت ہے۔

افتخار: وہ صرف ضدی ہے..... اگر..... اگر کہیں اس کے دل میں خود کشی کا خیال آ گیا تو دیکھئے وہ عورت کم ہے، آرٹسٹ زیادہ ہے..... یہ آپ کے میرے لیے سمجھنا مشکل ہے لیکن.....

عاشی: آپ کی ٹائی کی ناٹ نہیں ہے..... (آہستہ) میں ٹھیک کردوں۔

افتخار: شکریہ..... میں مجھے دراصل ٹائی کی ناٹ لگانی نہیں آتی..... (ناٹ ٹھیک کرتا ہے۔)



(اب عاشری اس کے پاس بیٹھتی ہے اور محبت سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔)

عاشری: بڑی خوش نصیب ہے ستارہ..... آپ اس کے متعلق اس قدر سوچتے ہیں اس کے لیے ڈرتے ہیں اور کیا چاہیے کسی عورت کو؟

افتخار: میں اس دن کے لیے..... میک اپ روم والے واقعے کے لیے کسی دن معافی مانگنے آؤں گا، آج دراصل آج میں بہت پریشان ہوں۔

عاشری: معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے..... کچھ لوگوں کے ہاتھوں ویسے بھی مر جانے کو جی چاہتا ہے۔

افتخار: (حیرانی سے) جی؟

عاشری: کبھی آپ کو خیال آیا کہ..... کہ ہم دونوں کتنی فلموں میں اکٹھے کام کر چکے ہیں اور پھر بھی ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں۔

(افتخار کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہے۔)

افتخار: میں واقفیت کے لیے پھر حاضر ہوں گا کسی روز.....

عاشری: کواڑ میں میں آپ کے لیے..... کالی رات میں آپ میرے لیے مر گئے..... ”جیتے

جی“ میں ہم دونوں بیاہے گئے۔ اتنا سب کچھ ہوا ہمارے درمیان اور..... آپ نے کسی دن نہ دیکھا کہ میں ایکٹ نہیں کر رہی۔

(اٹھتا ہے اور عاشری کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹاتا ہے)

افتخار: یہ مت سمجھئے میں اس توجہ کا مشکور نہیں ہوں صرف آج..... کی چھٹی دیجئے مجھے..... خدا حافظ۔

عاشری: پھر آئیے گا ضرور.....

افتخار: (جاتے ہوئے) ان شاء اللہ..... ضرور آؤں گا۔

(افتخار جلدی سے جاتا ہے)

(اس وقت سکندر اندر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے)

سکندر: یہ کیا کر رہی تھیں؟

عاشری: مجھے اصلی زندگی میں ایکٹ کر کے بڑا مزہ ملتا ہے۔

سکندر: عجیب Hobby ہے۔

عاشی: اس پنڈولم کو دیکھتے ہو.....

سکندر: کیا ہے کبھی ادھر کبھی ادھر.....

عاشی: سب آدمی..... اسی طرح ہوتے ہیں ان کی نیکی ان کی بدی سب پنڈولم کی طرح کبھی

ادھر کبھی ادھر..... کوئی آدمی ہمیشہ نیک نہیں ہوتا..... پنڈولم کی طرح اس کی نیکی

بھی مچلتی رہتی ہے، کبھی ادھر Extreme پر..... کبھی ادھر Extreme پر۔

سکندر: میں تو ڈر گیا تھا کہ کہیں جی گئیں تم ہاتھ سے۔

عاشی: مجھے مردوں کو پنڈولم کی طرح رواں کر کے بڑا مزہ ملتا ہے۔ میں دیکھتا چاہتی ہوں

کسی Situation میں کسی مرد کے کندھے دیوار سے لگتے ہیں، کن حالات میں وہ

گھٹنے ٹیکتا ہے، کب وہ بازو پھیلاتا ہے، خدا قسم ہمارے سکریں پلے لکھنے والوں کی تو

کچھ Study نہیں ہوتی۔ سگریٹ بجھاؤ Honey۔ کمرے میں بو بھر گئی ہے.....

سکندر: (جلدی سے اسے بازو میں لے کر) میرا مشاہدہ کرنے کے بعد مجھے چھوڑ نہ دینا.....

طلاق نہ دے دینا۔

عاشی: سوچیں گے سوچیں گے، ہنی جی اتنی جلدی کیا ہے؟

کٹ

سین 21 ان ڈور دن

(بڑا لٹاک میوزک..... افتخار کا گھر، ستارہ سیڑھیاں چڑھتی آتی ہے، سیڑھیوں کے آخر

میں افتخار کھڑا ہے۔ یکدم وہ مڑ کر دیکھتا ہے، بھاگ کر نیچے کی طرف آتا ہے، آدمی

سیڑھیوں پر آپس میں بغل گیر ہوتے ہیں۔)

افتخار: تارا.....

(موسیقی بند ہوتی ہے)

میں اپنی مرضی سے آئی ہوں افتخار..... اپنی مرضی سے.....

ستارہ:

تارا..... تارا..... تارا..... بہت دیر کر دی تم نے اتنی رات گئے گھر لوٹے ہیں۔

افتخار:

(افتخار کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔)

گھر والوں کا کچھ فکر نہیں تھا تمہیں؟ پتہ ہے اتنی دیر میں کیا بیت جاتی ہے دل

پر..... میں تمہارا دوست بھائی ناخدا جو کچھ بھی ہوں، بڑے تذبذب میں ہوں۔

(کوئل کی آواز پر سوپراپوز۔)

یہ جملے عشق کے نہیں ہیں۔ خالصتا ہمدردی کے ہیں۔

(کوئل کی آواز پر سوپراپوز۔)

# قسط نمبر 11

## کردار

ستاره

سکندر

عاشی

اباجی

آپا

عاصم

افتخار

خانساں

چوکیدار

جمعہ ارنی

غوری

ویرانہ

سیٹھ صاحب

ڈائریکٹر (نیا چہرہ)

میوزک ڈائریکٹر (نیا چہرہ)